بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۱۷/۵۱ ؛ ۲۶ تبلیغ ۱۳۴۲ھش ؛ یکم شوال ۱۳۸۲ھ ؛ ۲۶ فروری ۱۹۶۳ء ؛ نمبر ۴۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۵ فروری بوقت ۹ بجے صبح

پرسوں حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ کل شام کے وقت حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محبت الٰہی کے عملی اظہار کیلئے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو

یہی اسلام ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے

"اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ شیریں کام ہو جائے یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلوتہی کرے تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اس کے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے اس سے یہ مطلب نہیں کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے۔ نہیں میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے اس لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو اور یہی اسلام ہے۔ یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۸ و ۱۸۹)

محترم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب کیلئے دعا کی تحریک

ربوہ ۲۵ فروری۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت کل شام پھر زیادہ خراب ہوگئی۔ اگرچہ بندش پیشاب کی تکلیف میں اب افاقہ ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ اور غنودگی کی کیفیت پھر طاری ہوگئی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ سے محترم شاہ صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

درس قرآن مجید کا دور مکمل ہونے پر اجتماعی دعا

ربوہ ۲۵ فروری۔ نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں یکم رمضان المبارک سے پورے قرآن مجید کا جو خصوصی درس ہو رہا تھا وہ ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۴ فروری ۱۹۶۳ء بروز اتوار نماز عصر کے بعد مکمل ہوگیا۔ درس کی تکمیل پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتدا میں نہایت پرسوز اجتماعی دعا ہوئی۔ جس میں ہزارہا احباب جماعت نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اس موقعہ پر ہزاروں احمدی عورتوں اور بچوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور دنیا میں غلبۂ اسلام سلسلہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے درد و سوز کے ساتھ دعائیں کیں۔ اس روز نماز ظہر کے بعد مکرم مولانا شمس صاحب نے قرآن مجید کے تیسویں پارہ کا درس شروع کیا تھا جو نماز عصر تک ہوتا رہا۔ چار بجے سہ پہر نماز عصر ادا کی گئی اس کے بعد بھی درس کا سلسلہ جاری رہا۔ اس طرح درس ۴½ بجے مکمل ہوا بعد ازاں نہایت پرسوز اجتماعی دعا ہوئی

ربوہ میں نماز عید الفطر

ربوہ ۲۵ فروری۔ ربوہ میں عید الفطر کی نماز کل مورخہ یکم شوال ۱۳۸۲ھ کو صبح ۸½ بجے مسجد مبارک میں ادا کی جائیگی۔ احباب پابندیٔ وقت کا خاص خیال رکھیں۔

عید الفطر کی تقریب سعید کے موقعہ پر

ادارۂ الفضل

اپنے جملہ قارئین کرام کی خدمت میں

عید مبارک

کا ہدیہ پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب احباب کو اس تقریب سعید کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

اعلان تعطیل:۔ عید الفطر کی تقریب کے موقعہ پر ۲۶، ۲۷ فروری کو دفتر الفضل میں تعطیل رہیگی۔ (مینیجر الفضل)

مسجد مبارک میں نماز تراویح کے دوران قرآن مجید کے ایک دور کی تکمیل

ربوہ ۲۵ فروری۔ مورخہ ۲۸، ۲۹ رمضان المبارک (مطابق ۲۳ / ۲۴ فروری) کی درمیانی شب مسجد مبارک میں نماز تراویح کے دوران قرآن مجید کا ایک دور مکمل ہوگیا۔ اس مرکزی مسجد میں یکم رمضان سے نماز تراویح مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل پڑھا رہے تھے۔ ۲۹ رمضان المبارک کی رات کو نماز تراویح کے دوران بالخصوص آخری رکعت کے رکوع و سجود کے درمیانی وقفہ اور آخری دو سجدوں میں غلبۂ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے بہت تضرع اور درد و سوز کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔ چونکہ محلہ جات کی بعض مساجد میں ایک روز قبل ہی دور مکمل ہوگیا تھا اس لئے دیگر محلہ جات کے احباب نے بھی اس روز مسجد مبارک میں نماز تراویح ادا کی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایک احمدی کی حقیقی عید

جب دوسری عالمگیر گرم جنگ ختم ہوئی تو ان ممالک کے عوام کو جو براہ راست جنگی کارروائیوں کی زد میں تھے مثلاً برطانیہ اور یورپ کے دوسرے ممالک امن کی فضا لوٹ آنے کی وجہ سے بڑی خوشی ہوئی۔ ہمارے ملک کے عوام کو بھی چونکہ انگریزی حکومت کی وجہ سے جنگ میں عملی حصہ لینا پڑا تھا خوشی ہونا فطری امر تھا۔ تاہم احمدیوں کی خوشی کا ایک بڑا باعث یہ تھا کہ راستے کھل جانے کی وجہ سے جماعتِ احمدیہ کو غیر ممالک میں اپنے تبلیغی مشن قائم کرنے کا موقع حاصل ہوگا اگرچہ بعض من چلے مبلغین جنگ کے ایام میں بھی نہیں رکے تھے چنانچہ بعض بڑی بڑی تکالیف برداشت کرکے بھی باہر نکل گئے جن میں ایک مولوی محمد دین شہید بھی تھے جو سفر ہی میں سمندر میں جہاز کے غرق ہونے کی وجہ سے جاں بحق تسلیم کر گئے۔ لیکن چونکہ راستے مسدود تھے اس لئے جماعتِ احمدیہ دل کھول کر تبلیغ کا فریضہ ادا نہیں کر سکتی تھی۔ جب جنگ ختم ہوئی اور راستے غیر مخدوش ہو گئے تو احمدیوں کے گھر خوشی کے نعروں سے گونج اٹھے کیونکہ اب مبلغین زیادہ سے زیادہ تعداد میں باہر جا سکتے تھے۔ اور ہؤا بھی یہی کہ بیرونی ملکوں میں زیادہ مشن جنگ کے بعد ہی کھلے ہیں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت اولوالعزمی سے اس موقع سے فائدہ اٹھایا ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آج احمدیہ اسلامی مشنوں پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

احمدیوں کو اس وقت جو خوشی ہوئی تھی اس کو غیر از جماعت دوستوں نے بھی محسوس کیا تھا اور اکثر کو کہتے سنا گیا تھا کہ دنیا تو امن کی وجہ سے خوش ہو رہی ہے مگر احمدیوں کو صرف اپنی تبلیغ کی پڑی ہے۔ وہ اس لئے خوش ہو رہے ہیں کہ انہیں غیر ممالک میں تبلیغ کا موقع ہاتھ آ سکے گا۔

اس سے ظاہر ہے کہ ایک سچے احمدی کیلئے ہر ایک وہ دن عید کا ہے جب جماعت کی تبلیغی مہم میں محسوس ترقی ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے ارکان خدا تعالیٰ کے فضل سے اس حقیقت کو محسوس کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس زمانہ میں تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کیا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی لئے مبعوث ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز کرنا چاہتا ہے اور یہ فرض آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان سے اس جماعت پر عاید کیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی حکم سے کھڑی کی ہے۔

ہر دوست یہ بھی جانتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الٰہی اشارہ سے ہی تحریک جدید کی بنیاد رکھی تھی اور یہی وجہ ہے کہ آج آپ کے ہاتھ سے اس لگائے ہوئے پودے کی شاخیں دنیا کے تمام کناروں پر سایہ افگن ہیں اور اسلام کے شیریں میوہ سے اپنے کام و دہن کی تواضع کر رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے معجزات دکھاتا ہے۔ وہ تحریک جدید جس کا آغاز محض ایک تخم ریزی کی صورت میں ہؤا تھا آج اس کی وجہ سے احرار یورپ کے مزاج اسلام کی طرف راغب ہو رہے ہیں اور صدیوں کی غلط فہمیاں جو اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یورپ اور دنیا کے دوسرے حصوں میں عیسائیت اور دوسرے مذاہب کے پیشواؤں نے ڈال رکھی تھیں وہ تحریک جدید کے ذریعہ دور ہو رہی ہیں۔ اور احمدیت نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے اسلام کا جو صحیح چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس کی شعاعوں سے تاریکیوں کے بادل چھٹ رہے ہیں اور نورِ اسلام افریقہ۔ امریکہ۔ یورپ۔ ایشیا اور جزائر میں پھیلتا چلا جا رہا ہے۔

اس لئے ایک احمدی کی انتہائے خوشی دوسرے لفظوں میں ایک احمدی کی حقیقی عید یہی ہے کہ وہ تحریک جدید کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کے لئے اپنا سب زور خرچ کر دے ہمیں یقین ہے کہ آسمان کے فرشتے مدد کرنے کے لئے اتر رہے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف پیرایوں سے اظہار فرمایا ہے:۔

والذین جاھدوا فینا
لنھدینھم سبلنا

اس طرح اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اپنے تمام راستے کھول دئے ہیں جو ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔ اس لئے آؤ ہم عید کے دن یہ عہد کریں کہ ہم تحریک جدید کو مضبوط سے مضبوط بنانے کے لئے اپنا سب کچھ نثار کر دیں گے۔ یہی ہماری عید ہے۔

کیا جماعتِ اسلامی اسلام کی علمبردار ہے؟

پچھلے دنوں زیڈ اے سلہری نے "نوائے وقت" میں اپنے ایک نوٹ میں لکھا تھا کہ

"پاکستان صرف اسلام کی تبلیغ کے لئے منصۂ شہود پر نہیں آیا بلکہ وہ اسلامیانِ برصغیر کے مخصوص پس منظر میں ان کی مخصوص ضروریات اور تقاضوں کی تسکین کے لئے پیدا ہؤا اور ان میں اگر جغرافیہ بھی شامل ہے تو زبان بھی، نسل بھی اور اس برصغیر کی مخصوص تاریخ بھی شامل ہے۔ چونکہ جماعتِ اسلامی کے سامنے خالصۃً اسلام کے پیغام کی علمبرداری تھی نہ کہ سیاست۔ وہ تحریک پاکستان کی روح کو سمجھنے سے قاصر رہی۔" (ایشیا ۲/۱۳ ۲۰ ؁ء)

زیڈ اے سلہری نے یہ بھی کہا کہ

"جماعتِ اسلامی کی غلطی یہ ہے کہ سیاست سے ناواقفیت کے باوجود سیاست پر مصر ہے۔ اور اس کی وجہ بھی شاید یہ ہے کہ مسلم لیگ کے ختم ہونے کے بعد چونکہ میدان خالی تھا۔ جماعت اسلامی بھی قسمت آزمائی کے لالچ سے بچ نہ سکی۔" (ایضاً)

اس کے جواب میں ملک نصر اللہ خاں عزیز ایشیا میں رقمطراز ہیں:۔

"ہم عرض کریں گے کہ آپ مفروضوں پر گفتگو فرما رہے ہیں۔ آپ نے اپنے طور پر یہ فرض کر لیا کہ جماعت اسلامی سیاست سے ناواقف ہے۔ اور پھر خود ہی یہ فتویٰ داغ دیا کہ میدان خالی دیکھ کر قسمت آزمائی کے لالچ سے بچ نہ سکی۔ درآنحالیکہ ہم گنہگار لوگ بھی نیک نیت ہو سکتے ہیں۔ ہمارے دل میں بھی ملک کی کشتی کو ڈوبتے دیکھ کر اسے بچانے کا جذبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ ہمیں بھی اسی خدا نے پیدا کیا ہے جس نے دوسروں کو تخلیق کیا ہے وہ ہمیں بھی علم سیاست اور تنظیم و رہنمائی کی قائدانہ صلاحیتوں سے بہرہ ور کر سکتا ہے۔ کیا یہ باتیں اس کے حیطۂ اختیار سے باہر ہیں۔ اور وہ ان پر قادر نہیں۔ آخر علم سیاست کا وہ کونسا "دریاؤ" ہے جس میں شناوری جماعتِ اسلامی نہیں کر سکتی۔" (ایضاً)

ہم افسوس کرتے ہیں کہ ہم زیڈ اے سلہری کی تائید نہیں کر سکتے۔ ذیل میں مودودی صاحب کے ایک دو حوالوں سے ثابت کرتے ہیں کہ مودودی صاحب میکیاولی سیاست کے بڑے ماہر ہیں اور اسلام کے متعلق ان کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ موم کی ناک ہے جس طرف چاہے اسے موڑا جا سکتا ہے۔ حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

(الف) مودودی صاحب نے ۱۹۳۸؁ء میں ایک رسالہ پیام حق "مسائل حاضرہ میں قرآن اور اسوہ رسول کی رہنمائی" کے موضوع پر شائع کیا جس میں فرمایا کہ

"یہ قوم تو پہلے ہی ایک جمعیت ہے۔ اس جمعیت کے اندر کوئی الگ جمعیت الگ نام سے بنانا اور مسلمان اور مسلمان کے درمیان کسی وردی یا کسی ظاہری علامت، یا کسی خاص نام، یا کسی خاص مسلک سے فرق و امتیاز پیدا کرنا اور مسلمانوں کو مختلف پارٹیوں میں تقسیم کرکے ان کے اندر جماعتوں اور فرقوں کی عصبیتیں پیدا کرنا، دراصل مسلمانوں کو مضبوط کرنا نہیں ہے بلکہ ان کو اور کمزور کرنا ہے۔ یہ تنظیم نہیں تفرقہ پردازی اور گروہ بندی ہے۔ لوگوں نے آنکھیں بند کرکے جمعیت سازی کے یہ طریقے اہل مغرب سے لئے ہیں۔ مگر ان کو معلوم نہیں کہ جو چیزیں دوسروں کے مزاج کو موافق آتی ہیں وہ مسلمان کے مزاج کو موافق نہیں آتیں۔" (پیغام حق فروری ۱۹۳۸؁ء صفحہ ۳)

اس کے بعد ۱۹۴۱؁ء میں آپ نے نہایت زور شور سے دینی اسلامی پارٹی بنالی۔ پھر مئی ۱۹۵۰؁ء کے ترجمان القرآن کے صفحہ ۱۲۳ پر فرمایا:۔

"جماعت اسلامی نے ۵۱-۱۹۵۰؁ء کے انتخابات کے موقع پر ایک پالیسی کا اعلان کیا تھا اور وہ یہ تھی کہ امیدواری چونکہ اسلام میں ناجائز ہے اس لئے ہم نہ خود امیدوار بن کر کھڑے ہوں گے نہ کسی امیدوار کو ووٹ دیں گے۔ بعد میں تجربات سے ہم کو معلوم ہؤا کہ ہم ابھی اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ ہر ضمنی اور عام انتخابات میں پورے ملک کی ہر نشست کے لئے اپنے معیار مطلوب کے مطابق موزوں امیدوار کھڑے کر سکیں ..... اس بنا پر ہم نے سابقہ پالیسی میں یہ تغیر کر دیا کہ ہم خود تو امیدوار بن کر کھڑے ہونے سے بدستور مجتنب رہیں گے لیکن فاسد عناصر کے شر کو دفع کرنے اور ان کے مقابلے میں نسبتۃً صالح اور اسلامی نظام کے حامی عناصر کو آگے بڑھانے کے لئے جن امیدواروں کی تائید ناگزیر محسوس ہوگی انہیں ووٹ دیں گے بھی اور دلوائیں گے بھی۔"

(ترجمان القرآن بابت مئی ۱۹۵۸؁ء صفحہ ۱۲۳)

"ہر معقول آدمی بیک نظر محسوس کر لے گا کہ ہماری یہ نئی پالیسی ٹھیک ٹھیک دینی نظام کے مطابق ہے اور اس میں دراصل کوئی اصول شکنی نہیں کی گئی جو دین میں ممنوع ہو۔" (ایضاً)

یعنی امیدواری اسلام میں ناجائز ہے مگر تجربہ سے اسلام کا اصول غلط ثابت ہؤا ہے۔ اس لئے میں اس کو جائز قرار دیتا ہوں۔

(ب) "دستوری تجاویز" میں مودودی صاحب

(باقی صفحہ ۔ پر)

انگلستان میں تبلیغ اسلام

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی تشریف آوری اور تقریر

ملاقاتیں تقاریر اور لٹریچر کی اشاعت

رپورٹ کارگزاری جولائی تا اکتوبر ۱۹۶۲ء

از مکرم بشیر احمد خاں صاحب رفیق نائب امام مسجد لندن

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے مشن کی تاریخ میں یادگار اور تاریخی تقریب حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا ورود تھا آپ مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۶۲ء کو بمعہ صاحبزادی فوزیہ بیگم صاحبہ لندن پہنچیں۔ لجنہ اماء اللہ لندن کی طرف سے ہوائی اڈہ پر آپ کا استقبال کیا گیا۔ آپ کی دوسری صاحبزادی (بیگم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب) اور صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب جو چند دن قبل گھانا سے لندن پہنچے تھے ایرپورٹ پر موجود تھے۔ ہوائی اڈہ سے آپ مکرم عبدالعزیز دین صاحب کے ہاں تشریف لے گئیں۔ جہاں آپ کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ آپ نے تقریباً ۳ ماہ انگلستان میں قیام فرمایا۔ چند دنوں کے لئے آپ یورپ کے دورہ پر بھی تشریف لے گئیں۔ نیز زیورک کی مسجد کا سنگ بنیاد بھی آپ کے دست مبارک سے رکھا گیا۔ آپ کے مبارک وجود سے جماعت انگلستان نے بہت فائدہ اٹھایا۔ اور آپ کے واپس پاکستان تشریف لے جانے کے بعد کئی مستورات نے اس بات کا اظہار کیا کہ انہوں نے آپ کی جدائی کو ایک مادر مشفق و مہربان کی جدائی کی طرح محسوس کیا۔ اپنے دوران قیام لندن میں آپ متعدد مرتبہ مشن ہاؤس میں تشریف لائیں۔

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی تقریر

مورخہ ۵ اگست بروز اتوار لجنہ اماء اللہ لندن نے آپ کے اور آپ کی صاحبزادیوں کے اعزاز میں ٹی پارٹی کا انتظام کیا۔ اس پارٹی میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے متعدد غیر از جماعت خواتین کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بیگم ڈاکٹر سلام صاحبہ نے اردو میں آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس کا انگریزی ترجمہ سکرٹری صاحبہ مسز اصغری نے کیا۔ حضرت نواب صاحبہ کی طبیعت چونکہ اس دن ناساز تھی۔ اس لئے آپ کی لکھی ہوئی تقریر مسز سلام صاحبہ نے پڑھ کر سنائی۔ آپ کی تقریر مندرجہ ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب سے پہلے تو میں آپ سب بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے نہایت محبت سے اس غیر ملک میں میرا استقبال کیا حقیقت ہے یہ مجھے بالکل ایسا معلوم ہو رہا ہے۔ جیسے اپنے وطن اور اپنے خاندان کے درمیان بیٹھی ہوں مطلقاً اجنبیت یا گھبراہٹ نہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء اور یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہے۔ ورنہ

من آنم کہ من دانم

یہ رشتہ جس میں ہم منسلک ہیں ایک روحانی رشتہ ہے جو دنیا کے تمام خونی رشتوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ اکثر جبکہ یہاں پر متفرق جگہوں پر بکھرے ہوئے دوست تشریف لاتے ہیں تو میرے قلب کی جو کیفیت ہوتی ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ بے اختیار زبان سے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ نکل جاتا ہے۔ ورنہ اس شہر میں کون کسی کو پوچھ سکتا ہے۔ جبکہ مصروفیتیں بھی بے حد بڑھی ہوئی ہوں۔ مکرمی عزیز صاحب جن کے مکان میں بطور مہمان میں مقیم ہوں۔ وہ اس قدر خیال رکھتے ہیں جو اس روحانی رشتہ کے علاوہ ناممکن تھا اللہ تعالےٰ ان کو بمعہ فیملی دین و دنیا کے نعماء سے نوازے آمین۔

میرا ارادہ تھا کہ اپنی لندن میں رہائش رکھنے والی بہنوں کو بعض امور کے متعلق توجہ دلاؤں۔ مگر دو روز سے میری طبیعت کافی خراب ہے۔ دراصل اپنے میاں مرحوم کے بعد میری صحت بہت ہی غیر مطمئن سی ہو گئی ہے۔ گھڑی میں اچھی گھڑی میں خراب۔ میں کوئی پروگرام بنا ہی نہیں سکتی۔ تاہم تین مختصر اصول اگر آپ کے ذہن نشین کروا سکوں تو خوش قسمتی سمجھوں گی۔

اول۔ ہماری بہنوں کو جو مستقل طور پر یہاں آباد ہو گئی ہیں اپنے بچوں کی تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ کرنی چاہیئے آپ کے راستہ میں بہت سی مشکلات ہیں جن کا مجھے پورا احساس ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا آپ اللہ تعالےٰ سے مدد مانگتے ہوئے صدق دل سے کوشش کریں۔ آپ کو اپنی نیت کا پھل انشاء اللہ ضرور ملے گا مجبوری کی بناء پر ہمارے بچے یہاں کے سکولز میں تعلیم پا رہے ہیں۔ اس صورت میں آپ پر دوہری ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ ماں کا حق بھی آپ کو ادا کرنا ہوگا اور استانی کا بھی۔ چھوٹے چھوٹے مسائل ۔۔ مذہبی غیرت۔ اپنے سلسلہ کی عظمت۔ اپنے خلیفہ کی محبت۔ نظام کی پابندی کرنا آپ کا فرض ہے۔ اتنا تو معمولی تعلیم یافتہ ماں بھی کر سکتی ہے۔ جب رات کو آپ کا ننھا سا خاندان یکجا ہو۔ اس وقت آپ ایک آدھ روایت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات سے ہی سہی ضرور اپنے بچوں کو پڑھ کر سنا دیا کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات کے وقت کا کوئی سا واقعہ سنا دیا۔ کوئی قادیان کی بات کر دی۔ کبھی ربوہ کا ذکر کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے دعا کی تحریک کر دی۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں ان کے سامنے بار بار ان بابرکت ایام کا ذکر کریں۔ اپنی محرومی پر افسوس کریں۔ ان ایام میں بچوں کے سامنے کثرت سے درود شریف پڑھیں اور اس کی وجہ ان کے ذہن نشین کرائیں۔ آپ دیکھیں گی کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے کیسے شاندار نتائج انشاء اللہ تعالےٰ مرتب ہوں گے۔ آپ کے بچے بے شک اس ملک میں تعلیم حاصل کریں۔ جائز حد تک تفریحات میں حصہ لیں۔ وہ سب کچھ سیکھیں جو اسلام نے جائز قرار دیا ہے۔ صرف آپ اتنا دھیان رکھیں کہ وہ اپنی شخصیت نہ کھو دیں۔ ان کی نگاہ میں اپنا وقار قائم رہے۔ اور ان کے قلوب پر "رعب دجال" نہ تسلط ہو جائے

دوسری بات۔ جو آپ سے کہنا چاہتی ہوں۔ وہ آپس میں محبت و اتفاق کے متعلق ہے اس دور دراز ملک میں آپ چند نفوس ہیں اگر آپ یکجان ہو کر نہ رہ سکیں تو افسوس نہیں بلکہ شرم کا مقام ہے۔ آپ ایک دوسرے کے لئے ماں باپ بہن بھائی سب ہی عزیزوں کا بدل ہیں۔ آپ کی آپس میں اخوت و محبت غیر ملکیوں کے لئے ایک قابل رشک نمونہ ہونا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فقرہ یہاں نقل کرنا کافی ہے۔ اس سے بڑھ کر میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت و ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔"

امید ہے میری بہنیں حضور کے اس فقرہ کو مشعل راہ بنا کر سامنے رکھیں گی۔

تیسری چیز نظام کی کامل اطاعت ہے ہماری ترقی کا راز نظام ہی میں ہے جس نے نظام سے باہر قدم رکھا وہ گیا۔ جو آپ کا مقامی امام ہو اس کی اطاعت بھی آپ کا فرض ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے مقامی امام پر مرکز کی کامل اطاعت واجب ہے۔ اصل چیز مرکز سے وابستگی ہے۔ مرکز کے ادنیٰ سے ادنیٰ حکم پر آپ کو حضور قلب سے لبیک کہنا چاہیئے۔ خواہ اس میں کیسی قربانی دینی پڑے۔ بیعت کے معنی تو آپ کو معلوم ہی ہیں۔ پھر بیع شدہ چیز میں دعویٰ ملکیت کیا؟

اللہ تعالےٰ آپ کا حامی و مددگار ہو۔ آپ ہر قدم پر اس کی استقامت طلب کریں پھر انشاء اللہ تعالےٰ وہ آپ کو کبھی ضائع نہ ہونے دے گا۔

مورخہ ۶ اگست کو آپ بمعہ مرزا مجید احمد صاحب و مرزا مجیب احمد صاحب و دختر اِن سکاٹ لینڈ تشریف لے گئیں۔ خاکسار کو بھی اللہ تعالےٰ نے آپ کی معیت کی سعادت بخشی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

واپسی پاکستان کے لئے آپ کی سیٹیں مورخہ ۲۱ اکتوبر کے لئے بک ہو چکی تھیں لیکن ۲۰-۲۱ کی درمیانی رات آپ کی طبیعت اچانک ناساز ہو گئی۔ فوری طور پر تین ماہر ڈاکٹروں کو بلایا گیا۔ انہوں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا۔ چنانچہ سیٹیں منسوخ کر دی گئیں۔ جملہ احباب جماعت کو بذریعہ سرکلر آپ کی بیماری اور دعا کے لئے اطلاع دی گئی۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق آپ کا مکمل Check up کرایا گیا۔ ڈاکٹر کی اس رپورٹ سے کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ آپ بالکل صحت مند ہیں سب نے اطمینان کا سانس لیا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس عرصہ میں آپ کو مشن کی طرف سے

دعوت بھی دی گئی جس میں آپ کی صاحبزادیوں نے شرکت فرمائی۔ لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ کھانے کے بعد مکرم امام صاحب نے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس میں آپ کی تبلیغی کارگزاری کو سراہا۔ اور آپ سے مشن ہذا کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

مورخہ ۲۸ر اکتوبر بروز اتوار شام کے گیارہ بجے آپ لندن ائرپورٹ سے پاکستان کے لئے روانہ ہوئیں۔ آپ کی روانگی کی اطلاع بذریعہ سرکلر جملہ دوستوں کو کر دی گئی تھی چونکہ احباب کثرت سے آپ کو الوداع کہنے کے لئے ہوائی اڈہ پر جانا چاہتے تھے اس لئے ایک بس کا انتظام مشن ہذا نے کیا۔ اس کے علاوہ موٹروں پر بھی متعدد دوست و مستورات ہوائی اڈہ پر پہنچے۔ ایرپورٹ پر مردوزن کی تعداد کم و بیش ۶۰ کے قریب تھی۔ روانگی سے قبل مکرم امام صاحب نے دعا کرائی۔ حضرت بیگم صاحبہ نے مکرم امام صاحب کو تمام ان دوستوں کا شکریہ ادا کرنے کا کہا جو الوداع کے لئے موجود تھے۔ متعدد خواتین پر رقت طاری تھی۔

حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت کے لئے مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نے اپنی کار کو وقف رکھا اور لندن و گردونواح میں آپ کو سیر کرائی نیز مکرم عبدالعزیز دین صاحب نے بہت خدمت کی۔ آپ کو حضرت بیگم صاحبہ کی مہمان نوازی کا بھی شرف حاصل ہوا۔ فجزاھما اللہ تعالیٰ۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت بیگم صاحبہ کو لمبی زندگی عطا فرماوے اور ایک مرتبہ پھر یورپ آنے کی توفیق بخشے تا پاکستان سے باہر رہنے والے لوگ بھی اس بابرکت وجود سے مستفید ہو سکیں۔

تبلیغ بذریعہ تقاریر

۱۔ مورخہ ۹ر جولائی ۱۹۶۲ء کو خاکسار نے روٹری کلب آف Wisbech میں اسلام پر تقریر کی یہ قصبہ لندن سے تقریباً ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ تقریر کے بعد دلچسپ سوالات و جوابات کا سلسلہ رہا۔ بعض لوگوں کے پتہ جات حاصل کر کے ان کو لٹریچر بھجوایا۔

۲۔ مورخہ ۸ر جولائی کو ایک پارک میں خاکسار نے تقریر کی۔ تقریر میں بائبل کی متضاد تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ سوالات کے وقت ایک عیسائی پادری سے بحث ہوئی۔

۳۔ مورخہ پندرہ جولائی کو پھر اسی پارک میں خاکسار کو دو گھنٹہ تک تقریر و سوالات و جوابات کا موقعہ ملا۔ سوالات کے وقت مارمن فرقہ کے ایک پیرو سے بحث ہوئی۔ ایک عیسائی نے لندن کے رومن کیتھولک اخبار "یونیورس" کا ایک کٹنگ پڑھ کر سنایا جس میں پاکستان پارلیمنٹ کے ایک ممبر کی طرف سے یہ بیان منسوب کیا گیا تھا کہ پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ بزور روک دی جائے اور قتل مرتد کی سزا کا اجراء کیا جائے۔ اس عیسائی نے خاکسار سے پوچھا کہ اگر ہم اب مسلمان ہو جائیں اور کسی وقت پھر اس مذہب کو چھوڑنا چاہیں تو کیا آپ ہمیں قتل کرائیں گے خاکسار نے اس کی تردید کی اور اس بارہ میں صحیح اسلامی تعلیمات پیش کیں۔

۴۔ مورخہ ۲۳ر جولائی کو خاکسار نے Bognor Regis کے روٹری کلب میں تقریر کی۔ موضوع "اسلام ایک زندہ مذہب" تھا۔ بعد میں سوالات کا موقع دیا گیا۔

۵۔ مورخہ ۲۲ر جولائی کو خاکسار نے پارک میں تقریر کی۔ ایک عیسائی نوجوان سے عیسائی تعلیمات پر گفتگو ہوئی۔ ان میٹنگز کے نتیجہ میں بعض لوگوں سے مستقل تعلق پیدا ہوتا جا رہا ہے ان کو لٹریچر بھی دیا جا رہا ہے۔

۶۔ مورخہ ۱۳ر ستمبر کو خاکسار نے "امن عالم" کے موضوع پر ایک روٹری کلب میں تقریر کی۔ اور امن عالم کے بارہ میں اسلامی تعلیمات کو پیش کیا۔

۷۔ مکرم میجر عبدالحمید صاحب سپرچولسٹ فرقہ کی ایک میٹنگ میں تشریف لے گئے۔ آپ نے حاضرین کے سوالات کے جوابات اسلامی نکتہ نظر سے دئے۔ آپ نے تفصیل کے ساتھ ممبران کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے روشناس کرایا اور ممبران کو مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی۔ آپ نے ان کے رسالہ میں Promised Messiah کے عنوان سے ایک مضمون بھی شائع کروایا۔

۸۔ ماہ اگست میں مکرم میجر صاحب نے Pacific Society میں "اسلام اور جنگ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے تقریر میں تفصیل سے اسلام کی تعلیمات جنگ کے متعلق پیش کیں۔ تقریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ ایک شخص نے سوالات کے دوران کہا کہ ہمیں بین الاقوامی اخوت کی ضرورت ہے۔ مکرم میجر صاحب نے جواب دیا کہ ایسی اخوت مذہب کے بغیر پیدا ہی نہیں ہو سکتی اور اسلام کا پیغام بین الاقوامی اخوت ہی ہے۔

۹۔ مکرم میجر صاحب نے ایک روٹری کلب میں بھی تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں مسیح کی آمد ثانی پر روشنی ڈالی۔

۱۰۔ ماہ اکتوبر میں میجر صاحب نے ہائیڈ پارک میں دو مرتبہ تقاریر کیں اور سوالات کے جوابات دئے۔ نیز The Promised Messiah نامی پمفلٹ تقسیم کیا۔

عام تبلیغ

۱۔ عرصہ زیر رپورٹ میں متعدد غیر مسلموں کے خطوط کے جوابات دیئے گئے۔ مکرم میجر صاحب نے متعدد سپرچولسٹ اور گورنمنٹ مالا ایجنسی کے ایک افسر کو تبلیغی خطوط لکھے۔ یہ افسر مکرم میجر صاحب کی دعوت پر مشن ہاؤس بھی آئے ان سے گفتگو میں مکرم میجر صاحب کے علاوہ خاکسار نے اور مکرم امام صاحب نے بھی حصہ لیا۔

۲۔ مکرم امام صاحب نے روٹری کلب کے ایک اجلاس میں ایک مقرر سے عیسائیت اور اسلام پر تبادلہ خیالات کیا نیز ان کو لٹریچر بھجوایا۔

۳۔ چیف انسپکٹر الیکٹریسٹی کو احمدیت اور اسلام سے روشناس کرایا اور ان کو لٹریچر پیش کیا گیا۔

۴۔ مکرم امام صاحب نے منسٹری آف نیشنل انشورنس کے ایک انگریز کو اس کے گھر پر اسلام سے روشناس کیا۔ اور مناسب لٹریچر پیش کیا ان کے علاوہ متعدد ان عیسائی انگریزوں کو جو مشن ہاؤس آئے آپ نے تبلیغ کی۔

خطبات جمعہ و نکاح وغیرہ

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم امام صاحب نے خطبات جمعہ میں اسلام کی تعلیمات خصوصاً تربیتی امور پر خطبات پڑھے۔ آپ نے متعدد خطبات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں سے اقتباسات جو تربیت کا رنگ رکھتے ہیں بھی پڑھ کر سنائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جمعہ میں قریباً ۲۵ و ۳۰ احباب شمولیت فرماتے ہیں۔ مفید علمی تبادلہ خیالات کا سلسلہ جمعہ کے روز شام تک جاری رہتا ہے۔ نماز فجر کے بعد قرآن مجید اور عشاء کے بعد براہین احمدیہ کا درس بھی جاری رہا۔ ساری نمازیں باجماعت ادا ہوتی رہیں۔

۲۔ منور احمد صاحب اختر ابن مکرم غلام محمد صاحب اختر کے نکاح کا اعلان مکرم امام صاحب نے فرمایا۔ اس موقع پر ۵۰ کے قریب انگریز مرد و زن نے شرکت کی۔ مکرم امام صاحب نے خطبہ نکاح میں اسلام کی تعلیمات درباره تعدد ازدواج اور عورت کا مقام از روئے بائبل و قرآن پر روشنی ڈالی۔ آپ نے متعدد حوالے عیسائی ناموروں کے پیش کر کے یہ ثابت کیا کہ عورت کو صحیح مقام اسلام نے ہی دیا ہے۔ یہ خطبہ ریکارڈ بھی کیا گیا۔ لمبی دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ جس میں انگریزوں نے بھی شرکت کی۔ اسی شام مکرم منور احمد صاحب کے خسر کے ہاں دعوت میں مکرم امام صاحب شریک ہوئے۔ جہاں ایک انگریز کیمسٹ کے ساتھ قریباً ایک گھنٹہ تک اسلام پر گفتگو ہوتی رہی۔ اسنے عیسائیت سے بیزاری کا اظہار کیا۔ اسے مناسب لٹریچر بھجوایا گیا۔

دورے

۱۔ مانچسٹر میں ہمارے ایک نہایت مخلص احمدی دوست قریشی صلاح الدین صاحب رہتے تھے جو وفات پا گئے ہیں۔ آپ انگلستان میں کئی سال سے مقیم تھے۔ کئی سال ہائیڈ پارک میں اسلام پر باقاعدگی سے تقریریں کرتے رہے۔ اور اپنے جوش اور اخلاص کی وجہ سے پارک میں کافی متعارف تھے۔ وفات سے صرف ایک ہفتہ قبل جبکہ مشن ہاؤس میں نو احمدی مسٹر ویبٹر کی تقریر تھی۔ آپ مانچسٹر سے تشریف لائے اور تلاوت قرآن کریم کی۔ جلسہ کے بعد آپ نے مختصراً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں تقریر کی اور جملہ دوستوں سے ملاقات کے بعد واپس مانچسٹر تشریف لے گئے جہاں ایک ہفتہ کے بعد اچانک آپ کی وفات ہو گئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم امام صاحب اور مکرم عبدالعزیز دین صاحب نماز جنازہ کے لئے مانچسٹر تشریف لے گئے مکرم امام صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور اس موقع پر لوگوں کو تبلیغ بھی کی۔

۲۔ مکرم امام صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں بریڈ فورڈ۔ لیڈز اور پرسٹن کا دورہ کیا بریڈ فورڈ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پچیس تیس نوجوانوں پر مشتمل جماعت موجود ہے آپ نے وہاں جماعت کے دوستوں کو خطاب کیا اور انہیں توجہ دلائی کہ ان میں سے ہر فرد کو اپنے آپ کو جماعت کا ایک ستون تصور کرنا چاہیے۔ اتفاق سے اس موقعہ پر ہمارے ایک احمدی دوست کے ہمراہ لیڈز سے ایک یہودی اور ایک غیر احمدی پاکستانی بھی آئے ہوئے تھے۔ ان کی موجودگی میں اس مسئلہ کو وضاحت سے پیش کیا کہ موجودہ زمانے میں اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے اور احمدیت ہی اس زمانہ میں اسلام کو صحیح صورت میں پیش کرتا ہے۔ اور زندہ خدا سے تعلق پیدا کرنے کی ضامن ہے۔ غیر از جماعت دوست ہمارے تنظیمی اقدامات سے بہت متاثر ہوئے

۳۔ بریڈ فورڈ سے پرسٹن جانے کے لئے مکرم مبارک احمد صاحب لون نے ایک غیر از جماعت دوست سے درخواست کی کہ وہ اپنی کار میں مکرم امام صاحب کو پرسٹن لے جائے جو اسنے منظور کر لی۔ پرسٹن میں بذریعہ تار اطلاع کر دی گئی تھی۔ نو بجے شام روانہ ہو کر قریباً گیارہ بجے منزل مقصود پر پہنچے جہاں احمدی احباب منتظر تھے۔ مکرم امام صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ تک ان سے بات چیت کی یہاں ۶ و ۷ احمدی نوجوان ہیں۔ دوران قیام انہوں نے بہت محبت اور اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ فجزاھم اللہ خیرا۔

اس دورہ میں مکرم مبارک احمد صاحب لون ابن مکرم مولوی عبدالکریم صاحب جہلمی نے بہت تعاون کیا۔ آپ جماعت بریڈ فورڈ کے سیکرٹری تبلیغ و قائد مجلس خدام الاحمدیہ ہیں۔

(باقی)

199

حضرت والد صاحب کی یاد میں

محترمہ زینب محمود الحسن صاحب بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ

۲۰ رمضان المبارک کو ایک سال ہو گیا جب کہ والد بزرگوار حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اس دنیائے فانی کو چھوڑ کر اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خداوند کریم کی بے شمار رحمتیں اور فضل کی بارش ان پہ ہر دم ہو اور تا قیامت ان کا درجہ بلند تر ہوتا رہے۔ یا اللہ آمین۔

آپ کی زندگی ایسی پاک و نیک تھی کہ جی چاہتا ہے کہ ہم اسکو ہر وقت یاد رکھیں اور جہاں تک ہم سے ہو عمل کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت والد صاحب کو اللہ تعالے سے بے حد عشق تھا اور اتنا ہی خوف بھی۔ جس طرح اللہ تعالے فرماتا ہے مومن وہ ہے جب اللہ کا نام لیا جائے تو خوف سے دل بھر جائے بالکل ان کی یہی حالت تھی۔ نماز وقت کو از حد پابندی اور اہتمام سے ادا کرتے تھے گھڑی اپنے پاس رکھتے تھے۔ ہر نماز کی ½ گھنٹہ قبل تیاری شروع ہو جاتی۔ نہایت اطمینان سے وضو فرماتے۔ ہم لوگ نلکہ کھول کر وضو کر لیتے۔ لیکن والد صاحب محترم اس طرح نہیں کرتے تھے تاکہ پانی ضائع نہ ہو۔ پانی کو لوٹے میں بھر کر پھر وضو فرماتے۔ نہ صرف موسم گرما میں بلکہ سردیوں میں بھی ہر وقت باوضو رہتے اور ہر نماز کے لئے تازہ وضو فرماتے۔ رمضان شریف کے روزوں کے علاوہ نفلی روزے بھی رکھا کرتے۔ سحری کے وقت بالکل سادی غذا۔ دودھ اور توس پر مشتمل ہوتی تھی۔ افطاری کے وقت بھی اگر صرف پانی اور کھجور مل جائے۔ تو مطمئن ہو جاتے تھے۔ جب کوئی پوچھے روزے کیسے گذر رہے ہیں تو فرماتے۔ الحمد للہ مفت کی لوٹ ہے۔ معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالے کی محبت کے سامنے دنیا کی کوئی اچھی سے اچھی چیز بھی ان کے لئے کوئی کشش نہ رکھتی تھی۔

صبح اور رات کی نماز پڑھنے میں گھنٹہ بھر صرف کرتے روزانہ خدا کا شکر ادا کرتے کہ اس نے انسان بنایا پھر اسلام و احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ اپنے پیارے خلیفہ اور تمام مبلغین سلسلہ اور دیگر احمدی بھائیوں کے لئے دعا کرتے ذکر الٰہی علاوہ نمازوں کے بستر میں لیٹے لیٹے بھی کرتے تھے۔ جب تک وہ تمام ذکر اذکار مکمل نہ کر لیتے ان کو نیند نہ آتی تھی یا جماعت نماز کا بہت خیال تھا۔ چاہتے تھے کہ گھر کے تمام افراد چھوٹے سے بڑے تک ہر روز سب جماعت میں شامل ہوں۔ اگر اولاد میں سے کسی نے نماز اور وضو وغیرہ میں سستی ظاہر کی تو بہت افسوس ظاہر کرتے ذاتی عمل کے ساتھ تبلیغ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ساری دنیا کو پہنچانے کا فرض گویا ان کا سب سے اہم فرض تھا خدا کے فضل سے ہزاروں لوگوں نے آپ کے اشتہار و آپ کی کتابیں پڑھکر اسلام قبول کیا ہے۔ اور روزانہ آپ کی ڈاک تمام دنیا کے کناروں سے آتی اسی نیک کام کے لئے اللہ تعالے نے آخر عمر تک آپ کی بینائی اچھی رکھی تھی۔ حالانکہ ڈاکٹروں نے کہا کہ موتیا شروع ہو گیا تھا لیکن خدا کے فضل سے عینک کی بھی ضرورت نہ ہوئی۔

کوئی شخص بلکہ اپنے رشتہ دار تک اگر دنیاوی لحاظ سے اعلیٰ عہدہ دار یا دولت مند ہو جاتے تو انہیں کوئی خاص خوشی نہ ہوتی بلکہ کہتے دیکھو دنیا کے معاملے میں یہ اچھے ہوشیار و لائق ہیں۔ لیکن آخرت جس کی فکر سب سے ضروری ہے اس طرف ان کا خیال بھی نہیں جاتا۔ بار بار اپنے رشتہ داروں کو سمجھاتے اپنی اولاد سے بھی دین کی باتیں کرنا ہی پسند فرماتے تھے۔ واقعی ہم نے والد صاحب کے وجود میں ایک نہایت ہی غیر معمولی اور فرشتہ خصلت انسان دیکھا۔ تمام احمدی بھائیوں بہنوں سے میری التجا ہے کہ محترم والد صاحب بزرگوار کی بلندی درجات کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ اللہ تعالے ان کی مغفرت فرما کر ان کی تمام نیکیوں کو اپنے فضل سے قبول فرما کر بے انتہا اجر عظیم دے اپنے تمام وعدے پورے کرے اس دنیا سے بہتر مکان و سلامتی اور بہشت دے اور خدا وند کریم اور اپنے پیارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کا قرب نصیب کرے۔ آمین یا اللہ آمین۔

ہم تمام اولاد کو ان کے پاک نقش قدم پر چلنے والی خدا کی رضا حاصل کرنے والی بنائے۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام امتحان

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام کتاب لیکچر لاہور کا امتحان ۲۰ اپریل ۱۹۶۳ء بروز اتوار ہوگا۔ کتاب کے علاوہ پہلا سیپارہ مع ترجمہ بھی نصاب میں شامل ہے۔

(سیکرٹری تعلیم)

تبصرہ

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تصنیف

مذہب کے نام پر خون

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

یہ نام ہے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی اس مایۂ ناز تصنیف کا جس کے ذریعے آپ اسلام کے صحیح حسن سے قارئین کو متعارف کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

محاسن اسلام میں اخوت مساوات اور آزادی کا عقیدہ و عبادات کلیاتی سرید کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مگر جب اسلامی تحریک مکہ اور مدینہ سے نکل کر دمشق و بغداد آئی۔ اور آمریت استبداد کا ایک دور شروع ہوا تو اسلام کے نام پر بعض ایسے ہولناک واقعات ہوئے۔ جن پر برابر جبر و اکراہ کا رنگ پایا جاتا تھا۔ اس کے بعد جوں جوں اسلام کے نئے نئے مرکز قائم ہوتے گئے ہر مرکز کے فرمانروا اور ان کے درباری علماء کو اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لئے اور بھی شرمناک جبر و اکراہ سے کام لینا پڑا۔ وہ زمانہ ایسا تھا کہ ہر کام مذہب کے نام پر کیا جاتا تھا۔ اس لئے یہ جبر و اکراہ بھی اسلامی تعلیمات کی طرف منسوب ہو گیا اور ان میں سے قتل مرتد کا خیال اسلام کا ایک حکم کہلانے لگا۔

درباری اور جاہ پرست علماء نے بھی اس کے ثبوت میں قلم کی خوب جولانی دکھائی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مخالفین اسلام کو اعتراض کرنے کا ایک ٹھوس موقعہ مل گیا۔ اور ان مسیحیوں نے رفتہ رفتہ اس مسئلہ کو پیش کر کے اسلام کو بدنام کر دیا۔

مسلمان جب تک کرسی اقتدار پر قابض رہے انہیں اس اعتراض کی نزاکت کا احساس نہیں ہوا۔ وہ سمجھتے تھے کہ زمانہ اسی طرح ہمیشہ ان کا ساتھ دیتا رہے گا۔ لیکن اب کہ نہ صرف مسلمان کرسی اقتدار سے اتار دئے گئے ہیں بلکہ ساری دنیا اپنے اپنے ملک کے لئے ایک دستور مرتب کر رہی ہے یہ مسئلہ بہت نازک صورت اختیار کر گیا ہے۔ مسلمان جب اسلامی مملکت کا مطالبہ کرتے ہیں تو ان سے بھی سوال ہوتا ہے کہ تمہاری مملکت کا دستور کیا ہوگا۔

اسلام کوئی جامد مذہب نہیں۔ اس لئے اس نے ہمارے سامنے حکمرانی کی جزئیات پیش نہیں کی ہیں اس کو ہماری ضرورت اور صوابدید پر چھوڑ دیا ہے۔ پاکستان جس کا قیام ہی ایک اسلامی مملکت کے تصور پر ہوا ہے۔ وہاں بھی دن بدن یہ مطالبہ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے کہ اسلامی حکومت کا "دستور" کیا ہوگا۔ اس وقت اس مسئلہ پر سب سے زیادہ مولانا ابو الاعلیٰ مودودی روشنی ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے اسلامی دستور کی وضاحت کرتے ہوئے "قتل مرتد" کے خیال کی بڑی شد و مد سے حمایت کی ہے۔ اور سند جواز کے طور پر اشتراکی نظام حکومت کو بھی پیش کیا ہے لیکن ایک سنجیدہ آدمی تھوڑی ہی دیر میں سمجھ سکتا ہے کہ جس مملکت میں "قتل مرتد" جیسے احکام نافذ ہوں گے۔ اس میں ایک بڑا طبقہ ضمیر فروشوں منافقوں اور خفیہ ریشہ دوانی کرنے والوں کا ہوگا اور ظاہر ہے کہ جس حکومت میں ایسے لوگوں کی معتد بہ تعداد ہوگی۔ اس کو کبھی استحکام حاصل نہیں ہو سکتا۔

قرآن پاک کبھی ایسی فساد انگیز تعلیم نہیں دے سکتا۔ اس نے تو اسلام کی بنیاد رواداری کے اعلیٰ اصول پر رکھی ہے وہ لا اکراہ فی الدین۔ لکم دینکم ولی دین۔ و من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن مولانا مودودی صاحب نے اسلام کی پر زریں ہدایت چھوڑ کر ایک آمرانہ حکومت قائم کرنے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ شاید اس سے پہلے اسلام کے نام پر اتنی خطرناک مہم چلانے کی اور کسی کو جرأت نہیں ہوئی ہوگی۔

میرا خیال ہے کہ قرآن کریم میں جو دابۃ الارض کا ذکر کیا گیا ہے۔ مولانا مودودی صاحب اس کے مظہر کامل ہیں۔ اسی لئے یہ اسلامی اقلیتوں کے بارے میں یہ مطالبہ کرتے رہے ہیں کہ ان کو غیر مسلم قرار دینا چاہیئے۔ مودودی صاحب کا کردار دابۃ الارض کے کردار سے حرف بحرف ملتا ہے۔

صاحبزادہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے مودودی صاحب کے اس فتنہ انگیز نظریے کا جس حسین انداز میں تعاقب کیا ہے۔ اسے پڑھکر بے اختیار زبان سے جزاک اللہ و مبارک باد کے الفاظ نکلتے ہیں۔ اس موضوع پر اور بھی کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مگر جو حسن بیان زبان کی مٹھاس اور جامعیت اس میں پائی جاتی ہے وہ کسی اور میں نہیں اس کے پڑھنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ پہاڑ قدسی کے کسی عندلیب کی زمزمہ پیرائی ہے۔ اس تحریر میں وہ فراست و بصیرت کام کر رہی ہے جو کسی نبیرۂ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی حصہ ہو سکتی ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اس کتاب میں قتل مرتد کے اور بہت سے متعلقات پر بھی بحث کی ہے اور ہمارے سامنے ایک جامع و مانع کتاب بنا کر پیش کیا ہے۔ تمام دوستوں کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے اور غیر مسلموں کو بھی اس کے مطالعہ کی دعوت دینی چاہیئے۔ میں اس کامیاب تصنیف پر محترم صاحبزادہ صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

وعدہ جات چندہ تعمیر دفاتر وقف جدید

مندرجہ ذیل احباب کرام نے نقد چندہ برائے تعمیر دفاتر وقف جدید یا وعدہ جات ارسال فرمائے ہیں۔ جزاء کم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ ان سب کے اسماء حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کر دیتے ہیں

(ناظم مال وقف جدید)

نام	رقم	نام	رقم
حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ربوہ	۱۰۰/-	چوہدری عطا محمد صاحب گوٹھ امام بخش	۲۵/-
حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری " نقد	۱۰۰/-	ایس احسان الٰہی صاحب اینڈ سنز لاہور	۱۰۰/-
اہلیہ صاحبہ " " "	۵۰/-	حکیم نظام جان صاحب گوجرانوالہ	۱۰۰/-
مکرم مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا	۱۰۰/-	میجر شمیم احمد صاحب جوہر آباد	۱۰/-
خواجہ عبدالرحمٰن صاحب آڑھتی "	۱۰۰/-	میاں غلام محمد صاحب اختر ربوہ	۵۰/-
حافظ مسعود احمد صاحب "	۱۰۰/-	محمد عبداللہ صاحب باجوہ ظفروال	۵/-
شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ "	۱۰۰/-	جماعت کوٹ مومن	۸۰/-
صوفی محمد ابراہیم صاحب "	۱۰/-	پیران غائب ملتان	۲۳/۶۰
چوہدری عبداللطیف صاحب ملتان	۱۰۰/-	حلقہ سنت نگر لاہور	۷/-
چوہدری شاہ محمد صاحب جماپور	۵۰/-	انجنیئرنگ یونیورسٹی مغلپورہ لاہور	۲۰/۵۰
حاجی کریم بخش صاحب قمر آباد	۱۰۰/-	جماعت خوشاب	۵۹/۲۵
چوہدری غلام رسول صاحب گوٹھ غلام رسول	۱۰۰/-	جماعت کالا گجراں جہلم	۳۶/-
ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ	۱۰۰/-	چک ۱۵۴ پی رحیم یار خان	۱۴/-
چوہدری غلام نبی صاحب گوٹھ امام بخش	۱۰/-	نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں نقد	۱۰۰/-

پیاسی دنیا کو موت سے بچانے کیلئے روحانی جہاد کی ضرورت

مخلصین جماعت سے ولولہ انگیز خطاب

۲۱ ستمبر ۱۹۶۰ء کو یوم تحریک جدید کیلئے سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک ولولہ انگیز پیغام ارشاد فرمایا جو ۱۵ اگست ۱۹۶۰ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

فرمایا "...... صرف ایک احمدیہ جماعت ہے جو سب راستبازوں کو مانتی ہے۔ اور ان کی سچائی کو دنیا پر ظاہر کرنے کی مدعی ہے۔ جماعت احمدیہ کی تعداد اتنی کم ہے۔ کہ اتنے بڑے حملہ کا جواب دینے کی اس میں طاقت نہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ انتہائی قربانی سے کام لے اور خدا تعالےٰ کے فضل کو جذب کرلے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس قسم کی قربانی کے قریب بھی ابھی جماعت نہیں آئی۔ اس لئے ایک دفعہ پھر میں آپ لوگوں سے خواہ مرد ہوں۔ خواہ عورت۔ خواہ بچے ہوں۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعودؑ کو مارنے کے لئے دشمن جمع ہیں۔ اپنی غفلت چھوڑ دو۔ قربانی کو بڑھا دو۔ اور اس کی رفتار کو تیز تر کر دو۔ تحریک جدید کے چندوں کو جلد سے جلد ادا کرو۔ سادہ زندگی اور پیسہ بچانے کی عادت ڈالو۔ اور تبلیغ کو وسیع کر دو۔ دنیا پیاسی مر رہی ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ارواح مومنوں کو روحانی جہاد کے لئے آگے بلا رہی ہیں۔ تم کب تک خاموش رہو گے۔ کب تک بیٹھے رہو گے۔ قربانی کرو۔ اور آگے بڑھو اور اسلام کے جھنڈے کو بلند کر دو۔"

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس مقدس آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (وکیل المال اول)

اعلان دارالقضاء

مکرم سید عبدالقیوم صاحب ساکن روہڑی ضلع سکھر نے اپنے والد مرحوم حضرت سید محمد اسماعیل صاحب کے مکان واقع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں سے اپنے حصہ شرعی پر قبضہ دلانے کی درخواست کی تھی۔ جس کا فیصلہ ان کے حق میں یکم دسمبر ۱۹۶۲ء کو کر دیا گیا تھا۔ مگر اس کی اطلاع اُن کے بھائی مکرم عبدالرشید صاحب چک لالہ راولپنڈی کو معمولی طریق سے نہیں دی جا سکی۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اُن کا حصہ مکانِ مذکور حسب سابق مکرم ناظم صاحب جائداد کے قبضہ میں رہے گا۔ تاوقتیکہ وہ مبلغ ۶۰۶ روپے ۶۳ پیسے مرحوم کا حصہ وصیت نقد یا بذریعہ کرایہ مکان اُن کو ادا نہ کر دیں۔ میعاد اپیل ایک ماہ ہے۔ اپنا موجودہ ایڈریس بھی بھیج دیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

انڈسٹریل سکول ربوہ کے لئے عطیہ

محترمہ موراں صاحبہ بیوہ میاں غلام نبی خان صاحب بنگوی مرحوم نے انڈسٹریل سکول ربوہ کے لئے ایک سلائی کی سنگر مشین بطور عطیہ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس بہن کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

چندہ مستورات

مستورات کے چندہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد یہ ہے کہ:-

"آئندہ مردوں کے علاوہ ایسی مستورات سے بھی پوری شرح سے چندہ وصول کیا جائے جنہیں کوئی آمدنی ہوتی ہو۔ خواہ خاوند کی طرف سے ان کے جیب خرچ کی صورت میں ہو یا کسی اور ذریعہ سے۔ ان کے علاوہ دوسری مستورات کے متعلق کوئی شرح مقرر نہ ہوگی۔ بلکہ عام طور پر تحریک کی جائیگی۔ کہ وہ بھی حسب حالات اور حسب حیثیت چندہ میں حصہ لیں"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء)

پس جن خواتین کی اپنی ذاتی آمد ہو۔ ان کا چندہ مد "حصہ آمد" میں جمع ہوگا۔ اگر وہ موصیہ ہوں۔ ورنہ "چندہ عام" کی مد میں۔ اور ایسی تمام خواتین کو مقامی جماعتوں کے بجٹوں میں شامل کیا جائے لیکن جن خواتین کی علیحدہ ذاتی آمد نہ ہو اور وہ حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کے ماتحت حسب حالات اور حسب حیثیت جو چندہ ادا کریں وہ رقوم مد "چندہ مستورات" میں جمع کرائی جائیں۔ یہ تمام رقوم مقامی جماعت کی وساطت سے بھجوانی چاہئیں۔ بے شک جہاں جہاں لجنات اماء اللہ قائم ہیں وہاں لجنات کے ذریعے مستورات سے چندہ وصول کیا جائے۔ لیکن لجنات کو چاہیئے کہ وہ یہ چندہ اپنی مرکزی لجنہ کی معرفت نہ بھجوایا کریں بلکہ ہر لجنہ اپنی مقامی جماعت کی معرفت یہ رقوم بھجوایا کرے۔

اس بارہ میں صدر انجمن کا قاعدہ یہ ہے۔

"(۲۱۸) جو چندے وغیرہ کوئی مقامی لجنہ مرکزی اغراض کے ماتحت وصول کرے ان کے متعلق اس کا فرض ہوگا۔ کہ انہیں جلد تر مقامی انجمن کے ذریعہ مرکز میں ارسال کردے اور اسے حق نہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی رقم بلا اجازت صدر انجمن احمدیہ مقامی اغراض میں خرچ کرے۔ البتہ مقامی ضروریات کے لئے لجنہ کو اختیار ہوگا۔ کہ ناظر بیت المال کی تحریری منظوری سے مقامی خواتین سے الگ چندہ کرے مگر ضروری ہوگا۔ کہ ایسے چندے کا اثر مرکزی چندوں پر نہ پڑے"۔ (ناظر بیت المال)

پی اے ایف کمشن

کمشن ملنے پر تنخواہ ۸۲۵/- روپے ماہوار

شرائط:- میٹرک (سائنس۔ ریاضی) فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن۔ سینئر کیمبرج نزکس عمر ۱۵ ۸/۶۳ کو ۱۶ تا ۲۲۔

انٹرویو کے لئے آخری تاریخ ۱۲ ۳/۶۳

تفصیلات دفتر بھرتی پی اے ایف کوئٹہ۔ کراچی۔ راولپنڈی۔ پشاور یا لاہور واقعہ ایبٹ روڈ ۳۰ (پ۔ ٹ ۱۸ ۲/۶۳)

کمشن ٹیکنیکل برانچز پاکستان ایرفورس

شرائط:- پاکستانی۔ انجینئرنگ ڈگری۔ ایم اے ریاضی۔ ایم ایس سی (فزکس و ریاضی) ایم ایس سی (ٹکنالوجی)۔ بی ایس سی — انٹرویو کے لئے آخری تاریخ ۱۲ ۳/۶۳

تفصیلات دفتر بھرتی پی اے ایف کراچی۔ ڈھاکہ۔ راولپنڈی۔ پشاور و لاہور (ایبٹ روڈ) سے۔ (پ۔ ٹ ۴ ۲/۶۳) (ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

۱۔ چوہدری امیرالدین صاحب سفید پوش ٹنڈو جان محمد چک ۲۰۰ والے کا لڑکا محمد شفیع پندرہ فروری ۱۹۶۳ بروز جمعہ قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا ہے۔ مرحوم ۱۴ فروری کو روزہ رکھ کر قرآن شریف کی تلاوت کے بعد کام پر گیا تھا۔ وہاں سر میں سخت چوٹ لگی۔ رات کے دو بجے فوت ہو گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (چوہدری امیرالدین سفید پوش چک ۲۰۰ ٹنڈو جان)

۲۔ جمعہ خان پٹھان ولد جمعہ گل ساکن خوست ضلع کابل مخلص احمدی تھے دس روز ہوئے ہیں کہ وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میرے لڑکے نے اطلاع دی ہے کہ جنازہ میں بہت کم دوست شامل ہوئے ہیں۔ اسلئے احباب جماعت جنازہ غائب پڑھیں اور مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔

(محمد امین خان احمدی آف بنوں۔ حال مسجد احمدیہ سرگودھا شہر)

دعائیہ فہرست مجاہدین تحریک جدید

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قبل ازیں جو فہرستیں سابقون الاولون کے عنوان سے شائع ہوتی رہی ہیں وہ بھی اس دعائیہ فہرست میں شامل ہیں جو ۲۹ رمضان المبارک کو حسب دستور حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعاء خاص کے لئے پیش کی گئیں نیز ۲۹ رمضان المبارک تک جس قدر نام موصول ہوئے انہیں بھی اسی فہرست میں شامل کر لیا گیا تھا۔ ذیل میں ایک قسط ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال)

نام	مقام	رقم
مکرم عبدالسلام صاحب	لیاقت آباد کراچی	۳۶/۵۰
" ظہورالدین "	" "	۵/-
" خالد محمود "	" "	۶/۰۰
" محمد عظیم "	" "	۷۵/-
" سید منور حسین "	" "	۱۲/-
" مرزا اعجاز احمد "	ہاؤسنگ سوسائٹی "	۷۰/-
" قریشی نورالحسن "	مارٹن روڈ "	۱۵۵/-
" سید عبدالباسط "	رضوی "	۷/-
" قریشی عبدالقیوم "	شرقی "	۱۰۰/-
" حافظ محمد فیضی "	مالیر "	۳۰/-
مکرمہ والدہ صاحبہ چوہدری عبدالستار	"	۵/۱۲
" سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ	پیر کالونی "	۱۰/-
مکرم مسعود احمد صاحب خورشید	"	۲۵۰/-
" حفیظ الرحمٰن "	فاروقی "	۲۲۵/-
" سردار محمد بشیر "	"	۳۷۰/-
" جلال محمود "	"	۴۴/-
" شیخ ربیع الدین "	احمد "	۱۱۱/۴۳
" سلطان جہانگیر "	"	۲۱۹/-
" فضل الدین "	"	۵/۰
" محمد سعید "	"	۱۲/-
" شیخ ذوالفقار علی "	"	۶/-
" قاضی شفیق احمد "	"	۲۳۱/-
" عبداللطیف "	"	۱۴/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ قاضی محمد اسحٰق صاحب	"	۵/-
مکرم ملک محمد یونس صاحب	"	۵/۵۰
" شیخ منور حسین صاحب	منڈی بہاؤالدین	۲۵/-
" مولوی سراج الدین "	"	۲۴/-
مکرمہ طیبہ مبارکہ صاحبہ	ناظم آباد کراچی	۵/۱۲
مکرم ابونعیم محمد اسحٰق صاحب معہ اہل و عیال	گوجرانوالہ	۱۲۷/-
" ماسٹر محمد شفیق صاحب	"	۳۵/-
مکرمہ اہلیہ بابو محمد اقبال	"	۲۳/۲۸
مکرم ڈاکٹر عبدالغنی "	کڑک "	۸/۶۹
" محمد حنیف "	"	۶/-
" محمد افضل "	" "	۱۰/-
" غلام رسول "	"	۵/۱۲
" چوہدری عبدالحمید بھٹی "	"	۵/۵۰
مکرمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مختار نبی صاحب	"	۳۳/-
" عنایت بیگم "	"	۲۸/۵۰
" سکینہ بیگم "	"	۱۵/۷۵
" امۃ الرفیق "	"	۲۱/-

نام	مقام	رقم
مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ	گوجرانوالہ	۷/۵۰
" امۃ المتین "	"	۷/۵۰
" صفیہ بیگم "	"	۱۲/۵۰
" امۃ اللطیف "	"	۹/۳۸
مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب	محمد آباد ضلع تھرپارکر	۱۳/-
" ماسٹر انعام الحق "	"	۱۲/۵۰
" میاں محمد عبداللہ "	"	۵/۶۹
" محمد صدیق، محمد رفیق صاحبان	"	۱۴/-
" نورالدین، عمرالدین "	"	۱۰/-
" منشی سردار محمد صاحب	"	۲۲/-
" سیٹھ منظور احمد "	"	۶/۲۵
" لالہ بشیر احمد "	"	۲۵/۵۰
" مکرم نسیم احمد "	خیرپور میرس	۵/-
" محمد ابراہیم "	وزیرآبادی لائلپور	۴۷/-
" رحمت علی "	"	۱۱/-
" ڈاکٹر نورالدین "	امیر جماعت بدوملہی	۱۶/-
" غلام قادر "	"	۱۰/۲۵
" نواب الدین "	"	۵/۱۲
" چوہدری حیات محمد "	"	۵/۱۳
" ماسٹر غلام قادر "	"	۱۶/۰
" بغایین صرافہ "	"	۲۱/۳۸
" اللہ رکھا "	"	۵/-
" میاں قطب الدین "	"	۵/۲۳
" نصیر احمد "	"	۶/۶
" صوفی محمد الدین "	"	۱۳/-
" محمد علی حجام "	"	۵/-
" محمد لطیف "	"	۵/۵۰
" محمد الدین "	بوٹ میکر "	۵/۱۳
" جمعدار محمد یوسف "	T.I کالج ربوہ	۶/۵۰
" قاضی محمد اسلم "	ایم اے لاہور	۶۵۰/-
" شیخ بشیر احمد "	"	۲۹۵/-
" قریشی عبدالرشید "	"	۱۲/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ شیخ غلام حسین صاحب	"	۵/-
مکرم مرزا نذیر حسین صاحب گولمنڈی	"	۴۰/۴۵
" چوہدری محمد حسین "	دارالبرکات ربوہ	۹/۰
" ڈاکٹر شبیر محمد عالی صاحب معہ والدین اہل و عیال	"	۴۸/۴۴
مکرم ملک مبارک احمد صاحب	چکوال	۲۱/-
" چوہدری نصیر احمد صاحب	گھیوا باجوہ معہ اہل و عیال	۳۲/۶
" عبدالحمید خان صاحب	ڈیریانوالہ سیالکوٹ	۴۲/۸۷
" چوہدری محمد خان "	چک ۱۴۲ بہاولنگر	۸/۳۷

نام	مقام	رقم
مکرم مبارک احمد، بشارت احمد، غلام نبی، غلام رسول صاحبان	بہاولنگر	۲۴/۵۰
اہل و عیال چوہدری سردار خان مرحوم چک ۱۴۱	"	۱۳/-
مکرم علم الدین صاحب	" "	۵/۸۷
" رحمت علی "	" "	۶/۰
" محمد حسین "	" "	۶/۱۲
" منور احمد "	" "	۶/۱۲
" غلام محمد صاحب	عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ	۱۶/۳۷
" ملک فضل الدین "	رہتاسی دفتر خدام ربوہ معہ اہلیہ	۱۹/۳۷
" خلیفہ سراج الدین صاحب معہ بچگان	کلاسوالہ سیالکوٹ	۴۱/-
" چوہدری عنایت اللہ "	ٹوبہ ٹیک سنگھ لائلپور	۶/۵۰
" بشیر احمد "	" "	۶/-
" سید سرور شاہ "	" "	۵/-
" سید محمد شاہ "	" "	۱۰/-
" میاں عطا محمد "	" "	۵/-
" محمد عبداللہ صاحب معہ خاندان	چک ۵ پتی ۱۲ منٹگمری	۴۲/-
" سید احمد شاہ "	آنریری مبلغ ضلع سیالکوٹ	۶/۳۱
" چوہدری علی شیر "	چک ۱۴۹ ضلع بہاولنگر	۱۲۰/-
" چوہدری عبدالرحمٰن "	معہ اہلیہ و والدہ صاحبہ "	۴۴/-
" محمد حسین صاحب	" "	۱۵/-
مکرمہ رشیداں بی بی صاحبہ	" "	۱۵/-
مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب	" "	۱۵/-
مکرمہ سعیدہ خانم صاحبہ اہلیہ مختار احمد صاحب	دارالرحمت غربی	۵/-
" امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ عبدالرؤف	"	۶/۵۰
" امۃ الرحمٰن " نعیم احمد	"	۱۰/۵۰
" امۃ اللہ " عرف لال پری	"	۵/۳۷
مکرم سراج الحق صاحب میرک	ضلع منٹگمری	۷/-
" محمد اکمل "	گکھڑ بھٹی ضلع سیالکوٹ	۵۱/-
" محمد عبداللہ "	"	۸/۷۵
" محمد رمضان "	چک ۲۹۵ بیریانوالہ ضلع لائلپور	۵/-
" عبدالسلام "	" "	۵/-
" محمد بخش "	" "	۵/-
" چوہدری منظور احمد "	ہانڈو ضلع لاہور	۵/-
" صفدر علی "	"	۶/-
" عبید محمد "	کرتو ضلع شیخوپورہ	۵/۵۰
جماعت احمدیہ کرتو ضلع شیخوپورہ	بلا تفصیل	۱۶۶/-
مکرم میر عبدالعزیز صاحب	صادق پبلک سکول بہاولپور	۴۸/-
" ملک عطاء الرحمٰن "	S.D.O "	۴۰/-
" مولوی محمد حسین "	سدوکے ضلع گجرات	۱۲/-
" صوفی نور محمد "	گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ	۹/-
" میر شبلی "	" "	۵/۳۷
" میاں کلے خان "	" "	۵/۴۴

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

نے مطالبہ کیا:

۴۔ مجالس قانون ساز میں پارٹیاں بنانا از روئے دستور ممنوع ہونا چاہیئے۔ مختلف جماعتیں اپنے اپنے نقطۂ نظر سے بہتر سے بہتر نمائندے منتخب کرانے کے لئے انتخابات میں حصہ لے سکتی ہیں مگر منتخب ہو جانے کے بعد ارکان مجلس قانون ساز کو پارٹیوں کی وفاداری سے آزاد ہو کر اپنے ضمیر و ایمان کے مطابق اپنے فیصلے انجام دینے چاہئیں۔

(دستوری تجاویز۔ ابوالاعلیٰ مودودی صفحہ ۱۴)

راولپنڈی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ۲۷ اگست ۱۹۶۲ء کو مودودی صاحب نے فرمایا:

بہر حال جماعت اسلامی قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں "اسمبلی پارٹیاں" ضرور قائم کرے گی۔ اور ان کے دروازے ہر رکن کے لئے کھلے ہوں گے۔

(کوہستان ۲۸ اگست ۱۹۶۲ء)

جناب زیڈ اے سلہری بتائیں کہ مودودی صاحب یا دوسرے لفظوں میں جماعت اسلامی کیونکہ مودودی صاحب اسلامی مترادف ہیں۔ فالحقۃً اسلام کے علمبردار ہیں یا میکیاویلی سیاست کے نمبر ایک ماہر اسلام بچارا تو (نعوذ باللہ) آپ کا دست بستہ غلام ہے جس کو آپ کہتے ہیں کہ اٹھ تو اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ بیٹھ تو بیٹھ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں جماعت اسلامی کو اسلام کا علمبردار کہنا۔ مسٹر زیڈ اے سلہری کا محض الزام ہے

یہ امر قابل لحاظ ہے۔ کہ مسٹر زیڈ اے سلہری نے بھی آخر جماعت اسلامی کا صحیح موقف سمجھ لیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے "نوائے وقت" کی اشاعت ۲۲ ۲/۶۳ میں جو مضمون "پاکستان میں عیسائیت کا نفوذ" کے ۴۴

۴۴ زیر عنوان لکھا ہے۔ اس میں تسلیم کیا ہے کہ وہ (جماعت اسلامی) پاکستان میں اسلام کی عام مقبولیت کو اقتدار حاصل کرنے کا ذریعہ بنانا چاہتی ہے۔

رمضان کے آخری عشرہ میں پُرسوز اجتماعی دعائیں

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے دوران اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہونے کے لئے مقامی اور بیرونی احباب کی طرف سے بکثرت دعاؤں کی درخواستیں موصول ہوتی رہیں۔ ان درخواستوں کی تعداد پانچ صد سے بھی زیادہ تھی۔ یہ سب درخواستیں ساتھ کے ساتھ روزانہ مسجد مبارک میں معتکف احباب کو سنادی جاتی تھیں اسی طرح نماز تراویح سے قبل بھی اختصار کے ساتھ ان کا اعلان کر دیا جاتا تھا۔ مزید براں مورخہ ۲۲ فروری کو خطبہ جمعہ میں بھی امیر المعتکفین محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے درخواست کرنے والے دوستوں کے مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے نہایت جامع الفاظ میں دعائیں کیں۔ ہزارہا احباب جو مسجد میں موجود تھے ان دعاؤں کو سن کر آمین کہتے جاتے تھے یہ دعائیں افادۂ احباب کی غرض سے درج ذیل کی جاتی ہیں:-

اے ہمارے رب العالمین اور رحمٰن رحیم خدا۔ آج ہم تیرے عاجز بندے نہایت عجز و انکساری کے ساتھ اور خشوع و خضوع سے تیرے حضور ملتمس ہیں کہ تو ہم پر نظر رحمت فرما۔ اور ہمارے دلوں کو اپنی محبت سے معمور کر دے تیرا عشق ہمارے ذرہ ذرہ میں سرایت کر جائے ہماری آنکھیں تیرے ہی نور سے دیکھیں اور ہمارے دل تیری ہی یاد سے پُر ہوں اور ہماری زبانوں پر تیرا ہی ذکر ہو۔ تو ہم سے راضی ہو جائے اور ہم تجھ سے راضی ہوں۔ اور تیرا نور چاروں طرف سے ہمارا احاطہ کرلے ہمیں ڈھانک لے اور ہمارے نفس کے کسی گوشہ میں ذرہ بھر تیرگی اور ظلمت باقی نہ رہے اور تیری محبت کے نور سے ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ درخشاں ہو تو ہمارے دلوں میں ایمان اخلاص اور تقوے پیدا کر اور اپنے قرب کی راہیں دکھا۔ اور ہمارے قلوب میں ایسی محبت اور عشق بھر دے کہ ہماری ساری راحت اور خوشی اور ہمارا چین سوائے اس کے کسی چیز میں نہ ہو کہ ہمیں تیرا قرب حاصل ہو جائے اور ہم تیرے وصال سے لطف اندوز ہوں اور تیری محبت ہماری سب بیماریوں کی دوا ہو۔

اے ہمارے پیارے آقا ہم تیری محبت کے سوالی ہیں تو ہمارا دامن اپنی محبت کے پھولوں سے بھر دے۔ اے ہمارے محبوب خدا تو ہمیں اپنے رسولوں اور خصوصاً محمد رسول اللہؐ اور آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعودؑ کی محبت عطا کر اور ہمیں توفیق عطا کر کہ ہم تیرے کلام سے محبت کرنے والے اور تیری تعلیم سے پیار کرنے والے اور تیرے حکموں پر عمل کرنے والے اور تیرے تمام نیک بندوں سے محبت کرتے والے ہوں۔

اے ہمارے رب تو اپنے فضل سے ہمارے چھوٹوں اور بڑوں ہمارے مردوں اور عورتوں۔ ہمارے بچوں اور بوڑھوں۔ ہمارے بیماروں اور تندرستوں غرض سب کو اپنی پناہ میں لے لے اپنا فضل ان کے شامل حال رکھ اپنی برکات ان پر نازل کر۔ اپنے رحم و کرم سے انہیں نواز۔

اے ہمارے رب تو ہمارے اقوال اور اعمال میں برکت دے، ہمیں اپنے فضل کے سایہ کے نیچے رکھ۔ آسمان سے فرشتے ہماری تائید اور نصرت کے لئے نازل کر ہم کمزور ہیں ہمیں طاقت عطا کر ہم ضعیف ہیں ہمیں توانائی بخش۔ ہم بے علم ہیں ہمیں علم دے۔ ہماری عملی کمزوریوں کو دور فرما اور ہمیں اعمال حسنہ کی توفیق عطا فرما۔ ہم دُنیا کے مقابلے میں نہتے ہیں تو ہمیں کامیابی کے سامان عطا کر تاکہ اُس عظیم الشان جنگ میں کامیاب ہوں جس کے لئے تو نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔ کیونکہ تیری نصرت اور تیری مدد کے بغیر ہم کامیابی کا منہ ہرگز نہیں دیکھ سکتے پس تو اپنا فضل ہمارے شامل حال رکھ اور ہمیں کامیابی عطا فرما۔ اے حي و قیوم شافی خدا اپنے محبوب بندہ محمودؑ لخت جگر مسیح موعودؑ ہمارے پیارے امام مصلح موعود کو کامل اور عاجل شفا عطا فرما اور حضرت مسیح موعودؑ کی دعا "دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا" اور اس کے اپنے وعدہ "پُر کر دوںگا دور اس مہ سے اندھیرا" کو یاد کر کے اس لمبی بیماری کے اندھیرے کو اس سے دور فرما۔ اور صحت والی لمبی زندگی عطا کر کے دنیا کی تو تولی کو اس مہ کے نور سے منور کر۔ اور وہ وقت جلد آئے کہ حضور دوبارہ اپنی جماعت سمیت جماعت کے دائمی مرکز قادیان تشریف لے جائیں۔ اور ان سب کو جو ہمارے پیارے امام کی تیمارداری اور خدمت میں رات دن مشغول ہیں اپنے خاص فضل اور خاص رحمت کا مورد بنا۔

اے قادر و توانا خدا حضرت مسیح موعودؑ کی بقیہ ذریت طیبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کو ہر قسم کی آفات و مصائب و مکروہات زمانہ اور پریشانیوں سے محفوظ رکھ اور ہر قسم کے ہم و غم اور رنج و الم اور بیماریوں سے انہیں بچا اور انہیں اپنی رحمت کے سایہ میں کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرما کہ وہ تیرے نشانات ہیں۔ اور تیری بشارتوں کے مطابق پیدا ہوتے ہیں۔

اے قادر خدا اسی طرح دیگر تمام افراد خاندان مسیح موعودؑ کو ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھ انہیں نیکی اور تقویٰ عطا فرما اور ان کے تمام نیک مقاصد کو پورا کر۔ اور انہیں ان تمام دعاؤں کا پورا پورا مصداق بنا جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی اولاد کے لئے کی ہیں۔ انہیں مومنانہ نور اور عرفان عطا فرما اور ہر قسم کی لغزش سے محفوظ رکھ اور دوسروں کے لئے نیک نمونہ بنا اور وہ حضرت مسیح موعودؑ کی طرح اسلام کی حمایت کرنے والے اور تمام جہان میں دین اسلام کی منادی کرنے والے ہوں اور آسمان ہدایت میں ان کے نام ستاروں کی طرح روشن ہوں

اے ہمارے شافی خدا تو ہمارے مریض بھائیوں اور بہنوں اور بچوں کو شفا بخش اور کامل صحت عطا فرما جن عورتوں کے خاوند بیمار ہیں۔ ان کے خاوندوں کو اور جن کی بیویاں بیمار ہیں ان کی بیویوں کو اور جن کے بچے بیمار ہیں ان کے بچوں کو اور جن کے باپ بیمار ہیں ان کے باپوں کو اور جن کے بھائی یا بہنیں بیمار ہیں ان کے بھائی اور بہنوں کو اے شافی خدا کامل شفا عطا فرما۔

اے مشکل کشا خدا ہمارے جو بھائی اور بہنیں مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں ان کی مشکلات کو دور فرما۔ اور پریشانیوں سے نجات دے اور جن پر جھوٹے مقدمات بنائے گئے ہیں انہیں ان سے نجات دے اور ان کے قصوروں کو معاف فرما۔ اور جنہوں نے اپنے حقوق کے حصول کیلئے مقدمات دائر کر رکھے ہیں انہیں ان میں کامیابی عطا کر۔

اے غفور و رحیم خدا تو ہم گنہگاروں اور ہمارے سب بھائیوں اور بہنوں کے گناہ بخش دے اور ہمیں توبہ کی توفیق عطا فرما اور اپنی حفاظت میں رکھ۔ اور اپنی رحمت نازل فرما۔ اور دین و دنیا کی ترقیات عطا فرما۔

اے رزاق و غنی اور واسع خدا ہمارے جو بھائی اور بہنیں مالی تنگدستی کا شکار ہیں انہیں حلال رزق سے مالا مال کر دے اور مختلف پیشوں اور کام کرنے والوں کے پیشوں اور کاموں میں فوق العادت برکت دے اور جو قرضوں کے بوجھ سے دبے ہوتے ہیں انہیں قرض کی ادائیگی کی توفیق بخش۔ جو روزگار کی تلاش میں ہیں ان پر روزگاری کے دروازے کھول دے۔ اور موجودہ خشک سالی کے پیش نظر ہمارے زمیندار بھائیوں کی دادرسی فرما اور باران رحمت نازل کر اور خشک سالی کے بد نتائج سے اپنے بندوں کو محفوظ رکھ۔

اے واہب الاولاد خدا ہمارے جو بھائی اور بہنیں اولاد سے محروم ہیں انہیں اپنے فضل سے با اقبال نیک خادم دین اولاد عطا فرما جو ان کی آنکھ کی ٹھنڈک ہو۔ جو نرینہ اولاد سے محروم ہیں انہیں نرینہ اولاد بخش۔ اے ہمارے رب تو ہماری اولادوں کو نیکی اور تقویٰ عطا فرما اور صالح اور خادم اسلام بنا۔

اے قادر و قیوم خدا ہمارے جن بھائیوں کو صرف اس وجہ سے کہ انہوں نے تیرے مامور کی آواز پر لبیک کہی ستایا جاتا اور دکھ دیا جاتا اور جائز حقوق سے محروم کیا جاتا ہے تو انکی دادرسی فرما۔ اور ان سے بے انصافی کا معاملہ کرنیوالوں کے دلوں کو انصاف کی طرف مائل کر تا وہ تیرے بندوں سے عادلانہ سلوک کر کے تیرے فضل اور رحم کے وارث ہوں۔ اور جن کی ترقیاں رکی ہوئی ہیں ان کی ترقی ملنے کی روکوں کو دور فرما تا وہ اپنے جائز حق کو حاصل کر سکیں۔ اور سب بھائیوں اور بہنوں کو مخالفوں کی شر سے اپنی حفاظت میں رکھ۔ اور دشمنوں کو ان کے منصوبوں میں ناکام بنا۔

اے رحیم خدا تو ہمارے تمام تعلیمی اداروں کے اور پرائیویٹ طور پر امتحان دینے والے طلباء اور طالبات کو آئندہ لے امتحانوں میں اعلیٰ درجہ کے نمبروں پر کامیابی عطا فرما۔

اے ہمارے مہیمن خدا ہمارے ان درویش بھائیوں کو جو قادیان میں متبرک مقدس مقامات کو آباد رکھنے اور بھارت میں پُرامن تبلیغ کے ذریعہ اسلام کی روشنی سے لوگوں کو منور کرنے میں کوشاں ہیں۔ حفاظت اور نصرت فرما انکی مشکلات کو دور فرما اور انہیں کامیابی بخش ان پر اور ان کی اولادوں اور ان کے رشتہ داروں پر اپنی برکات نازل فرما۔

اے ہمارے رب تو ہماری جماعت کو صحابہ کی جماعت کی طرح بنا دے وہ ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوں۔ ان کے اندرونی اختلافات کو یکسر مٹا دے وہ تیرے بندے ہوں اور آپس میں بھائی بھائی ہوں۔ ان میں ایسی اخوت اور محبت پیدا کر کہ اسکی نظیر دنیا میں کسی قوم میں نہ پائی جائے۔ اور انہیں اسلام کے لئے سچی اور مستقل قربانی کی توفیق عطا فرما اور ہمارے اندر ایسے لوگ زیادہ سے زیادہ پیدا کر جو دنیا میں اسلام کے انوار پھیلانے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں۔ ہمارے وہ مربی جو پاکستان میں تیرے نام کی عظمت قائم کرنے اور تیرے نور سے لوگوں کو شناسا کرنے میں ساعی ہیں۔ اور وہ مبلغ جو پاکستان سے باہر غیر ممالک میں اپنے اقرباء سے دور تیرے نام کو بلند کرنے اور تیرے دین کی اشاعت کے لئے سالہا سال سے مقیم ہیں تو ان سب کو ان کے مقصد میں کامیابی بخش اور لوگوں کے دلوں کو حق کے قبول کرنے کیلئے کھول دے اور اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دے کہ دنیا کے لوگ تیرے مقدس اور نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقۂ غلامی میں آکر نجات پا جائیں۔ اے خدا تو ہماری ناچیز کوششوں کو جو اس سلسلہ میں کی جاتی ہیں۔ بابرکت بنا اور مرکزی اداروں کے تمام کارکنوں کو صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق بخش اور وہ وقت جلد لا کہ زمین کے چپہ چپہ سے لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی آواز سنائی دینے لگے۔

اے قادر و قیوم اور سمیع و علیم خدا تو ہماری عاجزانہ دعائیں سن لے کہ ہر ایک قوت اور طاقت